اور ذہانت کے بل بوتے پر جنوبی افریقہ کی سیاہ فام اکثریت کو ان کی جہالت اور قیادت کے فقدان کیوجہ سے اپنا محکوم بنالیا۔ ان پر اپنی حکومت تھوپ دی اور من ملنے قانون بناکر ہر طرح کے ظلم وستم سے سیاہ فام آبادی کو دبائے رکھا۔ کالے لوگوں کو اس حد تک اذیتیں دی گئیں کہ وہ ۱۹۸۰ء تک گلے میں اپنے اپنے شناخت نامے ڈالے گھومنے کو مجبور تھے۔ سیاہ فام آبادی پر جو ننگ انسانیت ظلم ڈھائے گئے، اس پر دنیا کے انصاف پسند رہناؤں نے آواز اٹھائی امریکہ کے مارٹن لوتھر کنگ اور موہن چند کرم چند گاندھی نے انکو اپنی آزادی کی جدوجہد کی راہ دکھائی۔ جس کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں نیلسن منڈیلا نام کی شخصیت نے سیاہ فام لوگوں کے حقوق کے لئے سفید فام اقلیتی لیکن مضبوط وطاقت ور حکومت سے ٹکرلی۔ جسکے نتیجہ میں نیلسن منڈیلا جیل کی سلاخوں میں قید کردیئے گئے۔ مگر ان کی جدوجہد اس سے دبی نہیں بلکہ جس جدوجہد کا انہوں نے آغاز کردیا تھا اس میں شدت ہی پیدا ہوتی گئی۔ آخر کار ۲۷ سال مسلسل جیل کی سلاخوں کے اندر رکھنے کے باوجود سفید فام حکمراں نیلسن منڈیلا کی جاری کی ہوئی جدوجہدِ آزادی کو نہ دبا سکے مجبوراً نیلسن منڈیلا کو جیل سے رہا کرنا پڑا۔ اور جیل سے رہا ہوتے ہی نیلسن منڈیلا کو تمام دنیا میں مظلوم لوگوں کی آزادی کا رہنما تسلیم کر لیا گیا۔ جس آزادی کو سفید فام حکمرانوں نے طاقت کے زور سے دبائے رکھا وہ ہی آزادی عوامی جدجہد کے ذریعہ سے سفید فام لوگوں کو نیلسن منڈیلا کی کامیاب رہنمائی کی بدولت ۱۹۹۴ء میں حاصل ہوکر ہی رہی۔ ۲۶ اپریل ۱۹۹۴ء کو سیاہ فام اکثریتی محکوم آبادی نے جنوبی افریقہ کی سفید فام اقلیتی سرکار کے خلاف اپنا حق رائے دہندگی دیکر جنوبی افریقہ میں اپنی حکومت کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے اور جو طوق غلامی سفید فام سامراجیت نے اپنی چالاکی و عیاری کے ساتھ ۳۴۲ سال پہلے ان کے گلے میں ڈال رکھا تھا اس سے انھیں نجات مل گئی ہے۔ پرانے قومی جھنڈے کو اتار کر سیاہ فام آزادی کے متوالوں کے نئے قومی جھنڈے کو پھیرادیا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سیاہ فام لوگ نئی ذمہ داریوں کو کس طرح سنبھالیں گے ان کے راستوں میں قدم قدم پر رکاوٹیں آئیں گی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اب سیاہ فام لوگوں میں آپسی چپقلش شروع ہو جائے۔ کیونکہ سفید فام لوگوں نے اپنی حکومت تو کھودی ہے لیکن ۳۴۲ سال سے جو ان کے پنجے میں جکڑے ہوئے تھے۔ معاشیات پر، تہذیب و تمدن پر اس کے اثرات تو ایکدم ختم ہونے والے نہیں ہیں اور جبتک وہ بھی

ختم نہ ہو جائیں اس سے پہلے یہ امید رکھنا کہ اب سیاہ فام لوگوں کی مشکلات و مصائب کا خاتمہ ہو جائے گا خام خیال ہی ہے۔ نیلسن منڈیلا عمر کی آخری منزل پہ ہیں نیلسن منڈیلا نے آزادی دلائی اب آزادی کی بقا و ترقی کے لئے نیلسن منڈیلا کے متبادل قائد کی ضرورت ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ سیاہ فام نیلسن منڈیلا کو پورا ادب و احترام دیتے ہوئے اپنے اس احساس سے یقیناً واقف ہوں گے۔

جنوبی افریقہ کی آزادی کے ساتھ ہی ۴ مئی ۹۴ء کو اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ایک تاریخی معاہدہ پر دستخط ہو گئے جس کے تحت اسرائیلی قبضہ والے علاقہ غزہ پٹی اور جیریکو میں اب فلسطینیوں کی خود مختاری حاصل ہو گئی۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر اسحاق رابن اور تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ جناب یاسر عرفات نے تاریخ ساز معاہدہ پر نفاذ کے لئے ۶ گھنٹے کی میٹنگ کے بعد دستخط کئے۔ اس معاہدہ کی رو سے دونوں علاقوں پر ۲۷ سال بعد اسرائیلی فوج کا قبضہ ختم ہو جائے گا۔ اور اب وہاں فلسطینیوں کا کنٹرول ہوگا اور فلسطینیوں کو قانون بنانے ٹیکس وصول کرنے سیاحتی دستاویز جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

جنوبی افریقہ اور فلسطین کے کرائسس کے خاتمہ میں نمایاں فرق ہمیں دیکھنے کو ملے گا جنوبی افریقہ ۳۴۴ سال سے ایک طاقتور کے نرغہ میں پھنسا ہوا تھا جبکہ فلسطین کا موجودہ علاقہ جس پر ۲۷ سال تک اسرائیل کا قبضہ خود فلسطینی قیادت کی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ تھا۔ یہودیوں نے فلسطین علاقہ میں فلسطینی عربوں سے مال کے لالچ کے ذریعہ زمینیں خریدیں۔ ایک نہیں دو نہیں جب سینکڑوں اور ہزاروں یہودی فلسطینیوں سے زمین خرید رہے تھے تو کسی بھی فلسطینی قائد و رہنما نے اس طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اور جب بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ یہودیوں نے عرب فلسطینیوں سے دھڑا دھڑ زمین خرید کر اپنی اکثریت کرلی تو پہلے سے طے شدہ اسکیم کے تحت برطانیہ، امریکہ، فرانس یعنی بڑی یورپی طاقتوں نے ۱۹۴۹ء میں عربوں کے عین دل میں اسرائیل نام کی یہودی سلطنت قائم کر دی عرب فلسطین سب دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ انگریز چال چلا گیا یہودی اپنی حکومت قائم کر بیٹھے اور عرب فلسطینی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اب پچھتا دے